۸۹/۷۹ — ۲۱/۵/۳۰ھ
۲۹ ـــ ھ

راشد الغفور صاحب

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں:

صورت مسئلہ یہ ہے کہ بریلوی حضرات اذان سے پہلے درود پڑھتے ہیں پھر کچھ وقفے کے بعد اذان دیتے ہیں

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ یہ حضرات اقامت کے وقت بیٹھے رہتے ہیں جیسے ہی مؤذن (اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰہ) پڑھتا ہے تو یہ لوگ انگلیاں چومتے ہوئے کھڑے ہوتے ہیں۔

تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد یہ حضرات زور زور سے کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں۔

چوتھا مسئلہ یہ ہے کہ بریلوی حضرات کی امامت میں نماز پڑھنا کیسا ہے۔

المعارض
محمد ذیشان
ثامنہ الف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الجواب حامداً و مصلیاً

۱ـــ دین اسلام قیامت تک کے لئے کامل، اکمل و ادوم دین ہے اس میں کسی قسم کی کمی و زیادتی کی نہ تو گنجائش ہے اور نہ ہی ضرورت لہٰذا ایسے افعال جن کی اصل، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین و تبع تابعین رحمہم اللہ کے زمانے میں نہ ہو، اسے دین کا کام سمجھ کر کیا جائے تو وہ بدعت ہے اور مردود ہے۔

چنانچہ جب شریعت مطہرہ نے کسی عمل کو کسی موقع پر مقرر کر دیا ہے تو اس عمل کو محض اپنی رائے اور خواہش کی بناء پر دوسرے موقع پر کرنا بدعت بن جائیگا: جیسے اذان سے پہلے درود شریف کا التزام، کہ اس طرز سے یہ عمل سلف صالحین میں نہیں ملتا، اس لئے یہ عمل قابل ترک اور قابل اصلاح ہے۔

۲ـــ اقامت میں "قد قامت الصلوٰۃ" کے وقت کھڑے ہونا مستحب ہے۔ لیکن صفوں کو درست کرنا واجب ہے، مقتدی اگر "قد قامت الصلوٰۃ" کے وقت کھڑے ہوں گے تو صفوں کی درستگی

(چونکہ واجب ہے) ممکن نہ رہے گی۔ اس وقت اگر صفوں کی درستگی میں لگیں گے تو تکبیرِ اولیٰ چھوٹ جانے کا اندیشہ ہے لہذا مقتدیوں پر لازم ہے کہ مستحب کی بجائے واجب کا خیال رکھتے ہوئے اقامت شروع ہوتے ہی کھڑے ہو جائیں، نیز کسی مستحب پر اصرار کرنا۔ "اشہد ان محمدا رسول اللہ" پر انگوٹھے چوم کر کھڑے ہونا، اور اگر کوئی پہلے سے کھڑا ہو جائے اس کو غلط سمجھنا اور اس کو ملامت کرنا، یہ سب امور خلافِ شرع ہیں اور ان کا ترک لازم اور ضروری ہے۔

۳۔۔۔ امام کے سلام پھیرنے کے بعد نمازیوں کا بلند آواز سے مل کر کلمہ طیبہ کا ورد کرنا بدعت ہے اور بے شمار مفاسد پر مشتمل ہے، مثلاً

i. اس کو سنت بلکہ سنت سے بھی بڑھ کر واجب کا درجہ دینا۔

ii. نہ پڑھنے والے پر نکیر اور ملامت کرنا۔

iii. مسبوق نمازیوں کی نماز میں خلل کا باعث ہونا۔

iv. امرِ غیر لازم کو لازم سمجھنا وغیرہ اس لیے اس کا ترک بھی لازم ہے۔

۴۔۔۔ بریلوی حضرات کے عقائد اگر کفر و شرک تک پہنچے ہوئے ہوں تو ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے، اور اگر ان کے عقائد کفر و شرک تک نہیں پہنچے ہوئے بلکہ محض وہ بدعات کے مرتکب ہوں تو اپنے قصد سے ان کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ قریب کسی صحیح العقیدہ، متبع سنت امام کے پیچھے جا کر نماز پڑھے اور اگر قریب ایسا امام نہیں ہے تو اکیلے نماز پڑھنے کے بجائے ان کے پیچھے نماز پڑھنا بہتر ہے۔

إن البدعة الحقيقية هي التي لم يدل عليها دليل شرعي لا من كتاب ولا سنة ولا إجماع ولا استدلال معتبر عند أهل العلم لا في الجملة ولا في التفصيل ولذلك سميت بدعة.

(الاعتصام، باب في احكام البدع ص ۲۳۲ دار الكتب العلمية)

عن عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من احدث في امرنا هذا ما ليس منه فهو رد.

(صحيح البخاري: كتاب الصلح، باب اذا اصطلحوا على صلح جور فالصلح مردود، ۱/ ۳۷۱، قديمي)

Scanned by CamScanner

ومنها التزام الكيفيات والهيئات المعينة كالذكر بهيئة الاجتماع
على صوت واحد (الى الاقال) ومنها التزام العبادات المعينة في اوقات معينة
لم يوجد لها ذلك التعيين في الشريعة.
(الاعتصام: باب في احكام البدع ص٣٤، دار المعرفة بيروت)

(والقيام) لإمام ومؤتم (حين قيل: حي على الفلاح) خلافا لزفر فعنده عند
حي على الصلوة (ان كان الامام بقرب المحراب والا فيقوم كل صف ينتهي اليه الامام على الاظهر)
(حاشية ابن عابدين، كتاب الصلوة، ٢/ ٢١٦، دار المعرفة بيروت)

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: سوّوا صفوفكم، فإن تسوية الصفوف
من إقامة الصلوة. متفق عليه؛
(مشكوة المصابيح، كتاب الصلوة، باب تسوية الصفوف، رقم ١٠٨٧ دار الكتب العلمية)

فالإتيان بالواجب أولى من المسنون.
(الدر مع الرد، كتاب الصلوة، باب العيدين، ٣/ ٦٥، رشيدية)
(وكذا في جواهر الفقه، في الرسالة، رفع الملامة عن القيام عند ذكر القيامة، ١/ ٣٢١، مكتبة دار العلوم)

رفع الصوت بالذكر حرام وقد صح عن ابن مسعود رضي الله عنه انه سمع قوما اجتمعوا
في مسجد يهللون ويصلون عليه الصلوة والسلام جهرا فراح اليهم فقال ما عهدنا ذلك على
عهده عليه السلام وما اراكم الا مبتدعين فما زال يذكر حتى اخرجهم من المسجد.
(الفتاوى البزازية، كتاب الاستحسان، ٦/ ٣٧٨، رشيدية)

صلى خلف فاسق أو مبتدع نال فضل الجماعة، قوله: نال
فضل الجماعة) أفاد ان الصلوة خلفهما أولى من الانفراد لكن لا ينال كما ينال خلف تقي ورع.
(حاشية ابن عابدين: كتاب الصلوة، مطلب البدعة، ٢/ ٣٥٩، رشيدية) فقط

والله تعالى أعلم بالصواب

كتبه: محمد راشد ڈسکوی
المتخصص في الفقه الإسلامي
بالجامعة الفاروقية بكراتشي
٢٢/ ٥/ ٣٠ھ

الجواب صحيح
١/ ٦/ ١٤٣٠ھ

الجواب صحيح
١/ ٦/ ١٤٣٠ھ

دار الافتاء جامعہ فاروقیہ